

## سوالات و جوابات

**ایک یہودی کے سوالات** کتاب مناقب میں ابو طفیل عامر بن داثلہ سے روایت ہے کہ مدینہ کا ایک یہودی حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ سے تین اور تین اور ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا کہ سات کیوں نہیں کہتا؟ عرض کیا کہ اگر آپ نے پہلے تین سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب دیا تو مزید تین سوال کر دوں گا۔ اگر ان کا بھی ٹھیک جواب دیا تو آخری ایک سوال کر دوں گا حضرت نے فرمایا کہ میرے جوابات کے صحیح ہونے کی تو تصدیق کس طرح کرے گا۔ یہود نے اپنی آستین سے ایک جھوٹی پرانی کتاب نکالی اور کہا کہ اس کتاب کو میں نے اپنے آباؤ اجداد سے درشتہ میں پایا ہے۔ اس کتاب کو موسیٰ بن عمران نے لکھوایا تھا اور ہمارے جد اعلیٰ حضرت ہارون کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس میں وہ تمام مسائل لکھے ہوئے ہیں۔ جو میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت نے پوچھا کہ اگر میں ان سوالات کا ٹھیک ٹھیک جواب دوں تو کیا تو مسلمان ہو جائے گا۔ اس نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر آپ نے صحیح جواب دیا تو میں اسی وقت آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا جو چاہتا ہے سوال کر۔

یہودی : وہ پہلا پتھر کون سا ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوا۔ ۶  
حضرت علیؑ : یہودیوں کا گمان ہے کہ یہ بیت المقدس کا پتھر ہے لیکن یہ غلط ہے۔ پہلا پتھر حجر اسود ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے زمین پر نازل کیا گیا تھا اور رکن کے مقام پر رکھا گیا۔ جو آج تک بیت الحرام میں ہے۔

یہودی : وہ چشم کون سا ہے جو سب سے پہلے زمین پر جاری ہوا؟  
حضرت علیؑ : تمہارے عقیدہ میں پہلا چشم وہ ہے جو بیت المقدس کے پتھر کے نیچے سے جاری ہوا۔ لیکن یہ غلط ہے۔ پہلا چشم چشم حیات ہے۔ جس پر حضرت موسیٰؑ، حضرت خضرؑ، یوشع بن نون اور ادرادد القرین گئے تھے اور جس میں مچھلی گر کر زندہ ہو گئی تھی۔

یہودی : آپ نے سچ فرمایا۔ اچھا اب بتائیے کہ وہ کون سا درخت ہے جو زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا۔  
حضرت علیؑ : تم لوگ کہتے ہو کہ پہلا درخت زیتون کا ہے لیکن یہ غلط ہے وہ کھجور عجمہ کا درخت ہے جس کو حضرت آدم اپنے ہمراہ بہشت سے لاتے تھے۔

یہودی نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ اب دوسرے تین سوال کرتا ہوں۔

یہودی : خاتم الانبیاءؑ کے بعد کتنے امام ہوں گے ؟  
حضرت علیؑ خاتم الانبیاء کے بعد بارہ امام ہوں گے جو کسی ظالم کے ظلم اور کسی مخالف کی مخالفت سے کبھی دل تنگ نہ ہوں گے۔

یہودی : خاتم الانبیاء کس بہشت میں رہیں گے ؟  
حضرت علیؑ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت عدن میں رہیں گے یہ جنت کے وسط میں بہت ہی بلند جگہ ہوگی اور عرش سے بہت قریب ہوگی۔

یہودی : اس منزل میں آپ کے ساتھ اور کون ہوں گے۔  
حضرت علیؑ : رسالت مآب کے ساتھ اس منزل میں یہی بارہ امام ہوں گے ان کا پہلا میں ہوں اور آخری امام ہدیٰ ہوں گے۔ یہودی نے کہا کہ خدا کی قسم کتاب بارون میں ایسا ہی لکھا ہے۔  
اب آپ سے آخری سوال کرتا ہوں۔

یہودی : یہ بتائیے کہ اپنے نبیؐ کے بعد آپ کتنا عرصہ زندہ رہیں گے۔ اور آپ کی موت کس طرح واقعہ ہوگی۔ ؟

حضرت علیؑ : میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ۳۰ سال زندہ رہوں گا اور تلوار کے زخم سے شہید ہوں گا میرا قاتل ناقہ صراح کو پلے کرنے والے سے بدتر ہوگا۔

یہودی ردنے لگا اور اسلام قبول کرتے ہوئے کہا "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ واشھد انک وصی رسول اللہ"

( کتاب الاحجاج - ج انبیاء المودۃ بیہ کوکب دری )

## قیمر دم کے سوالات

پہلا سوال : تفسیر فخر الدین رازی اور تذکرۃ النحواص میں لکھا ہے کہ رسالت مآب کی رحلت کے بعد قیمر دم نے خلیفہ وقت کو لکھا کہ سورۃ فاتحہ ہم کو بیچا اور ہم اس کی معنی سے واقف ہوئے لیکن اھدنا الصراط المستقیم سے مشابہ گنتا ہے کہ اگر تمہارا دین برحق ہے اور اس کے قبول کرنے سے صراط مستقیم پر پہنچتے ہیں تو دین اسلام قبول کرنے کے بعد پھر صراط مستقیم کی ہدایت کی دعا کرنا لا معنی ہے و نیز مغضوب علیہ کون سا گروہ ہے۔ ضالیین کون ہیں۔ اگر تم ان سوالات کے تفصیلی جواب روانہ کر دو گے تو ہم دین اسلام

قبول کریں گے۔

جب یہ خط پہنچا تو حضرت ابو بکرؓ نے تمام اصحاب سے مشورہ کیا اور جب کسی سے جواب بن نہ پڑا تو سب باب مدینہ علم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علیؓ نے یہ جواب دیا۔

” اهدنا الصراط المستقیم کے معنی ہیں۔ ثَبَّتْنَا عَلَیْهِ فِي الدُّنْيَا وَاهْدَنَا طَرِيقَ الْجَنَّةِ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی جو راہ مستقیم تو نے عنایت فرمائی ہے، ہم کو اس پر دنیا میں ثابت قدم رکھ اور قیامت کے روز جنت کی طرف ہماری رہبری کر۔

” مغضوب علیہم “ سے قوم یہود مراد ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے حق میں دوسرے مقام پر وَبَغْضَبٍ مِنَ اللَّهِ فرماتا ہے (یعنی وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہوئے۔

ضالین سے مراد نصاریٰ اوردہ لوگ ہیں جو اہلبیت کے طریق سے منحرف ہوئے۔  
ان کے لئے ارشاد ہوتا ہے وَضَلُّوا عَنْ سَوَابِ السَّبِيلِ یعنی وہ سیدھی راہ سے گمراہ ہو گئے۔

دوسرا سوال :

سورۃ خبیر و بکرت :- کیا قرآن میں ایسا کوئی سورہ ہے جس میں دوزخ کے درد اذوں کے شمار کے موافق سات آیتیں ہوں اور حروف تہجی کے سات حروف ث، ج، ز، ش، ظ، خ، ف، اس میں نہ ہوں۔  
ہم نے انجیل میں پڑھا ہے کہ جو کوئی اس سورہ کو پڑھے گا۔ دوزخ کے ساتوں درد اذے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔

جواب : حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ وہ سورہ فاتحہ ہے جس کو سبع المثانی کہتے ہیں یہ وہی سورہ ہے جو تم کو پہنچا ہے جس کے اهدنا الصراط المستقیم میں تم کو شبہ واقع ہوا۔ اسی میں مذکورہ بالا سات حروف نہیں ہیں۔

جب قیصر دم نے ان جوابات کو پڑھا تو اسلام قبول کر لیا۔

## مفر کے بیس سوالات

معارج النبوة میں مرقوم ہے کہ آنحضرت صلعم کی رحلت کے دس روز بعد ایک نقاب پوش اعرابی ہاتھ میں تازیانہ لئے، موٹے مسجد میں داخل ہو کر دریافت کیا کہ پیغمبر کا وصی کون ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کیا۔ پس اس نے حضرت علیؓ کی طرف اشارہ کر کے کہا، ”السلام علیک یا فتی حضرت علیؓ علیک“

السلام یا مفرد صاحب البیر“ (سلام ہو تجھ پر اے مفرد اے کنوئیں واے)  
تمام حاضرین اس جواب کو سن کر متحیر ہو گئے۔

نقاب پوش : اے جوان! تو نے میرا نام کس طرح جانا اور مجھ کو صاحب بیسرس طرح کہا؟  
حضرت علیؑ : مجھ کو میرے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی۔ اگر تو چاہتا ہے تو تیرا تمام حال بیان کر دوں۔

نقاب پوش : آپ کا نام کیا ہے اچھا بتائیے کہ رسول خدا نے کیا خبر دی تھی۔

حضرت علیؑ : میرا نام علیؑ ابن ابی طالب ہے تو عرب کا رہنے والا ہے تیرا نام مفرد تیرے باپ کا نام دارم ہے اور تیری عمر تین سو ساٹھ سال ہو چکی ہے جب تو ایک سو سال کا تھا اپنی قوم کو ڈرایا تھا اور سردر کائنات کے ظہور رسالت کی ان کو بشارت دی تھی اور کہا تھا کہ تھاہم (یعنی زمین مکہ) سے ایک شخص ظاہر ہو گا۔ جس کے رخسار چاند سے زیادہ نورانی اور اس کا کلام شہد سے زیادہ شیریں ہو گا جو کوئی اس سے تمسک کرے گا فلاح دارین پائے گا۔ وہ یتیموں اور مسکینوں کا باپ اور صاحب شمشیر ہو گا۔ دراز گوش پر سواری کرے گا۔ اپنے پاؤں میں خود ہی بیوند لگا لیگا۔ شراب و زنا کو حرام کرے گا۔ قتل اور سود خواری کو منع کرے گا۔ وہ خاتم انبیاء اور سید الاولیاء ہو گا۔ اس کی امت پانچ وقت نماز پڑھا کرے گی اور ماہ رمضان کو روزوں میں گزارے گی اور بیت اللہ کا حج کرے گی تم اس پر ایمان لانا۔

جب تو نے ان لوگوں کی رہنمائی کی وہ تیری مخالفت کرنے لگے اور ایذا رسانی شروع کر دی یہاں تک کہ تجھ کو ایک گہرے کنوئیں میں قید کر دیا۔ چنانچہ تو اب تک اسی کنوئیں میں محبوس تھا۔ جب آنحضرت نے اس عالم فانی سے عالم جادوانی کی طرف رحلت فرمائی۔ حق تعالیٰ نے تیری قوم کو سیلاب سے ہلاک کر دیا اور تجھ کو اس قوم سے نجات دی۔ بعد ازاں ایک ندائے غیب تجھ کو پہنچی کہ محمد مصطفیٰؐ کا انتقال ہو چکا تو جا کر ان کی قبر کی زیارت کر اس لئے تو منازل طے کرتا ہوا یہاں آ پہنچا۔

مضربہ باتیں سن کر رونے لگا اور عرض کیا کہ یا علیؑ آپ ان تفصیلات سے کس طرح واقف ہوئے حضرت نے فرمایا کہ مجھے سید کائنات نے خبر دی تھی کہ میرے انتقال کے بعد یہاں مفرائے گا اس کو میرا سلام پہنچانا جب مضر نے سلام کی خوشخبری سنی تو آگے بڑھ کر حضرت علیؑ کے سر پر بوسہ دیا اور اجازت لے کر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد حضرت نے مضر سے فرمایا کہ اے مضر اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دے۔ چنانچہ جب اس نے نقاب اٹھایا تو نما حاضرین نے دیکھا کہ اس کی پیشانی سے نور صا دح ہو رہا تھا۔ اس کے بعد مضر نے عرض کیا کہ میرے چند سوالات ہیں ان کے جوابات چاہتا ہوں۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو چاہتا ہے سوال کر۔

(۱) مضر: وہ کون سا نر ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھتا؟

حضرت علیؑ: وہ حضرت آدمؑ ہیں۔

(۲) مضر: وہ مادہ کونسی ہے جو ماں اور باپ نہیں رکھتی؟

حضرت علیؑ: حضرت حوا۔

(۳) مضر: وہ نر کون سا ہے جو بن باپ کے پیدا ہوا؟

حضرت علیؑ: حضرت عیسیٰؑ

(۴) مضر: وہ رسول کون ہے جو نہ جن دانس سے ہے اور نہ ملائکہ سے اور نہ چوپایوں سے نہ درندوں سے؟

حضرت علیؑ: وہ غراب یعنی کوا ہے جس کو حق تعالیٰ نے قابیل کی تعلیم کے لئے بھیجا تھا۔

(۵) مضر: وہ کون سی قبر ہے جس نے اپنے صاحب کو اپنے ساتھ سیر کرائی؟

حضرت علیؑ: وہ قبر جس نے اپنے صاحب کو سیر کرائی ایک مچھلی تھی جس نے حضرت یونسؑ کو اپنے پیٹ میں رکھ کر تیس روز تک سمندر میں گھومتی رہی۔

(۶) مضر: وہ حیوان کون سا ہے جس نے اپنے اصحاب کو ڈرایا تھا؟

حضرت علیؑ: وہ چیونٹی تھی جو اپنی قوم کے ساتھ رزق کی تلاش میں نکلے تھی اور ان چیونٹیوں سے جو اس تون پر چڑھ رہی تھیں جو حضرت سلیمان کے سر پر تھا کہا تھا کہ خبردار سلیمان کے سر پر بیٹے نہ گرے اور ان کو ایذا نہ پہنچے۔

(۷) مضر: وہ جسم کون سا ہے جس نے کھایا مگر پیا نہیں؟

حضرت علیؑ: وہ جسم جس نے کھایا مگر پیا نہیں اور پھر کھایا بھی نہیں حضرت موسیٰؑ کا عصا تھا جو جادو گروں کے سانپوں کو نکل گیا تھا۔

(۸) مضر: وہ زمین کون سی ہے جس پر ابتدائے آفرینش سے صرف ایک مرتبہ سورج چمکا اور پھر کبھی نہ چمکے گا؟

حضرت علیؑ: وہ دریائے نیل کی تہ ہے۔ جب خدا نے قوم موسیٰؑ کے دریلے نیل کے پار کرنے اس کو شکا ننتہ

کیا تھا۔ اس کی تہ نمایاں ہوتی تھی۔ اور اس پر سورج چمکا تھا۔ قوم موسیٰؑ کے گذر جانے کے بعد پانی پھر مل گیا۔

(۹) مضر: وہ جماد کون سا ہے جس نے زندہ چیز جینی؟

حضرت علیؑ: وہ ایک پتھر تھا جس سے حق تعالیٰ نے ناقصالح کو پیدا کیا تھا۔

(۱۰) مضر: وہ عورت کون سی ہے جس سے تین ساعت میں بچہ پیدا ہوا؟

حضرت علیؑ: جناب مریم۔

(۱۱) مضر: وہ دوسٹرک کون سے ہیں جو کبھی ساکت نہیں ہوتے؟

حضرت علیؑ: آفتاب و ماہتاب۔

(۱۲) مضر: وہ ساکن کون سا ہے جو کبھی متحرک نہیں ہوتا؟

حضرت علیؑ: آسمان۔

(۱۳) مضر: وہ دوسٹ کون سے ہیں جو کبھی دشمن نہ ہوں گے؟

(۱۴) جسم و جان۔

(۱۴) مضر: وہ دوشمن کون سے ہیں جو کبھی دوست نہ ہوں گے؟

حضرت علیؑ: موت و حیات۔

(۱۵) مضر: شے کیا ہے؟

حضرت علیؑ: شے مومن ہے۔

(۱۶) مضر: لاشیٰ کیا ہے؟

حضرت علیؑ: لاشیٰ کافر ہے۔

(۱۷) مضر: سب سے زیادہ خوبصورت کون سی چیز ہے؟

حضرت علیؑ: بنی آدم کی صورت۔

(۱۸) مضر: سب سے بدصورت کون سی چیز ہے؟

حضرت علیؑ: سب سے زیادہ بدصورت بدن بے سر۔

(۱۹) مضر: رحم میں سب سے پہلے کون سی چیز لیتے ہوتی ہے؟

حضرت علیؑ: سب سے پہلے جو چیز رحم میں لبتے ہوتی ہے وہ انگشت شہادت ہے۔

(۲۰) مضر: وہ کون سی چیز ہے جو قبر میں سب سے آخر میں گرتی ہے؟

حضرت علیؑ: ریڑھ کی ہڈی۔

ان جوابات کو سن کر مضر نے باب مدینہ علم کے فرق ہمایوں پر بوسہ دیا اور عرض کیا کہ یا علیؑ مجھے سرور کائنات کے مرقد مطہر پر لے چلئے چنانچہ حضرت نے اس کو قبر رسول کی رہبری کی۔ وہ قبر سے بغل گیر ہو کر گریہ دزاری کرنے لگا۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کو ایک نوااعت تک اس کے حال پر چھوڑ دو کہ اس کا آخری وقت آچکا ہے۔ چنانچہ جب ایک ساعت کے بعد جا کر دیکھا تو اس کی روح پرواز کر چکی تھی۔ حضرت نے اس کی تجنیذ و تکفین کا انتظام فرمایا۔

(کوکبے درکے)

فرمایا۔